REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۰
شمارہ ۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ — ۲۶ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش — ۲۶ فروری ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۲۳ تبلیغ (فروری) — سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۸ تبلیغ (فروری) کے ذریعہ موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" — اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احبابِ جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ بارگاہ ربّ العزت میں اپنے محبوب اور پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۳ تبلیغ (فروری) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کیرنگ کانفرنس میں شمولیت اور اڑیسہ کی جماعتوں کے دَورہ کی غرض سے آج بوقت بارہ بجے دوپہر قادیان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور بانیلِ مرام مرکزِ سلسلہ میں جلد واپس لائے آمین۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ بطور قائمقام ناظر اعلیٰ اور محترم چوہدری عبد القدیر صاحب بحیثیت قائمقام امیر مقامی مفوضہ اُمور انجام دیں گے۔

★ — مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان اور جملہ درویشانِ کرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بعافیت ہیں۔ الحمد للہ ؏

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ کا شاندار اور پُروقار انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب۔ علماء سلسلہ کی دلچسپ اور معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرتبہ — جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۲ تبلیغ (فروری)۔ آج مقامی طور پر قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جلسہ یومِ مصلح موعودؓ پورے وقار اور شان سے منایا گیا۔ مورخہ ۲۰ فروری کو جمعۃ المبارک ہونے کے سبب محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۲ فروری کو یہ تقریب منائی گئی۔ چنانچہ صبح سوا نو بجے کے قریب مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم حافظ محمد الیاس صاحب احمدی پالی راجستھان نزیل قادیان کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ تقریری پروگرام میں سب سے پہلے

"پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پسِ منظر"

کے عنوان سے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی۔ موصوف نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پسِ منظر کے سلسلہ میں یہود کی کتاب طالمود کی پیشگوئی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس میں مسیح موعود کے لئے یَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں خاص اولاد پیدا ہوگی۔ اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں اسلام پر چاروں طرف سے ہو رہے حملوں کو بھی اس پیشگوئی کے پسِ منظر کے سلسلہ میں بیان کیا۔

اس کے بعد

"وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"

کے زیرِ عنوان مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی۔ موصوف نے دورانِ تقریر بیان فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا تختِ خلافت پر متمکن کیا جانا آپ کے صاحبِ شکوہ اور عظمت و دولت ہونے کی سب سے بڑی اور بیّن دلیل ہے۔ یہ وہ بلند روحانی مقام ہے کہ آج اکنافِ عالم کے لاکھوں افرادِ جماعت آپ کی عظمتِ شان کی وجہ سے آپ کے لئے دعائیں کرنے والے موجود ہیں۔ علمی لحاظ سے آپ کی شان و شوکت اور عظمت اس طرح ہے کہ ہر موضوع پر آپ نے ماہرانہ اور مدبرانہ رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ اور دُنیوی لحاظ سے آپ کی عظمت اس طرح ثابت ہے کہ دُنیا کے مانے ہوئے سیاسی لیڈر بھی آپؓ کے مشورہ کے طالب ہوا کرتے تھے۔ آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کے مشکل وقت میں ان کی صحیح راہنمائی اور شدھی کے زمانہ میں آپ کا کردار آپ کے عظیم الشان اور صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔

بعدہٗ مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

کے عنوان کے تحت تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چھوٹی سی عمر میں رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء۔ جماعت میں اجتماعیت کی رُوح برقرار رکھنے اور نظامِ جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے مختلف ذیلی تنظیموں کا قیام آپ کے سخت ذہین و فہیم ہونے کی طرف دلالت کرتا ہے۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں مختلف واقعات سے آپ کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا ثابت کیا۔

بعدہٗ

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"

کے عنوان سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کا بابرکت ہونا اس سے عیاں ہے کہ آپ کے مبارک وجود کی آمد کے دن ہی جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور آپ کے دورِ خلافت میں جماعت ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ گئی۔ دُنیا کے گوشے گوشے میں لوگوں نے آپ کے وجود سے برکت حاصل کی۔ اور آپ کی برکات سے دُنیا کے کناروں تک احمدیہ مشن قائم ہو گئے۔ آخر میں موصوف نے مختلف واقعات کی روشنی میں آپ کے ذریعہ جلالِ الٰہی کے ظہور کی وضاحت کی۔

اس کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ جلد جلد بڑھنے سے مُراد آپ کا جلد جلد ترقی کی منازل طے کرنا ہے۔ آپ نے بچپن سے لے کر آخر عمر تک ایک ایک دن میں ترقیات کی کئی منازل طے کیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف واقعات بیان فرمائے نیز عنوان کے دُوسرے حصّہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہونے کے بارہ میں یہ بیان کیا کہ آپؓ نے بُت پرستی اور رسم و رواج جیسی قید سے لوگوں کو آزادی دی۔ اُن کے حقوق دلوائے۔ اور خدا پرست اور خدا نما

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؏

خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام میں

تین مبارک نکاحوں کا اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور خطبۂ نکاح !

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر یعنی ۹ نبوت ۱۳۵۹ ہش (۹ نومبر ۱۹۸۰ء) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاندان حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس نہایت ہی بابرکت تقریب کے موقع پر حضور انور نے جو خُطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا :-

”چودھویں صدی کی تمام برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے پندرھویں صدی میں داخل ہونا آپ سب کو مبارک ہو۔ ساری دُنیا کے لئے ہی یہ صدی خدا کے فضل سے مبارک ہے۔ ساری دُنیا کے لئے ہی یہ صدی مبارک ہو۔ آمین۔

پہلی خوشی فوراً ہی جو ہمیں مل رہی ہے وہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان میں تین نکاحوں کا اعلان ہے۔ اس صدی میں جو تعلقات قائم ہوں، ہوں گے انشاء اللہ اور جو نسلیں چلیں گی بنیادی طور پر ان کی کیفیت اس سے مختلف ہوگی جو چودھویں صدی کی اسی قسم کے تعلقات اور نسلوں کی کیفیت ہے۔ چودھویں صدی بنیادوں کے استوار کرنے کی صدی تھی۔ ایک ایسے قلعہ کی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں نوعِ انسانی کی بڑی بھاری اکثریت نے پناہ لینی تھی۔ اور اس صدی نے ان بنیادوں پر اس قلعہ کو تعمیر کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے انشاء اللہ۔ ہم بھی اس قلعہ کی تعمیر میں مزدور کا کام کرتے ہیں۔ اور کریں گے انشاء اللہ۔ اور خدا آنے والی نسلوں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ اس بات پر فخر کریں کہ خدا تعالیٰ کے قلعہ کے مزدور بنیں۔ دُنیا کی بادشاہتیں ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔

اس وقت جو نکاح ہیں جن کا میں اعلان کروں گا ان کے لئے آپ دُعا بھی بہت کریں۔ دو شادیاں ایسی ہیں جن کا تعلق ہر دو طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کے درجات کو بلند کرے۔ اور زمین کی جو خوشیاں رُوحانی اور دینی اور اخلاقی ہمیں پہنچ رہی ہیں ان میں بہتر رنگ میں اچھے طریق پر اللہ تعالیٰ جانے والوں کو بھی شامل کرے۔ آمین۔

(۱) عزیزہ مکرمہ امۃ الکبیر لُبنیٰ صاحبہ بنت مکرم محترم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب ساکن لاہور چھاؤنی کا نکاح عزیزم مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب ابن مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم ساکن ربوہ سے بیس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ لُبنیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی ہیں۔ اور سید قمر سلیمان حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے بھائی کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس رشتے کو دیگر رشتوں کی طرح بہت مبارک کرے۔ لڑکی کے ولی ان کے والد مکرم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب یہاں موجود ہیں۔

سید قمر سلیمان احمد صاحب کی طرف سے ایک لحاظ سے مَیں ولی بھی ہُوں اور اُن کا وکیل بھی ہوں۔ انہوں نے تحریراً مجھے خط لکھا تھا کہ آپ میری طرف سے نکاح کر دیں۔ قصّہ یہ ہے۔ بہت اچھا بچّہ ہے۔ مَیں نے لنڈن سے اُن کو خط لکھا کہ میرے ذہن میں ایک رشتہ ہے آپ کے لئے۔ یہ نہیں بتایا کونسا۔ تو کیا اس بات پر راضی ہو کہ جس لڑکی سے مَیں چاہوں تمہارا رشتہ کر دُوں۔ اُن کا خط آگیا کہ ہاں جہاں چاہیں کر دیں۔ اس کے بعد ہمارا دورہ نائیجیریا اور غانا کا ہُوا۔ نائیجیریا میں یہ خود کام کر رہے ہیں جماعت کے سکولوں میں۔ اور وہاں اس سے پھر مَیں نے بات کی۔ مَیں نے یہ رشتہ بتایا اور کہا کہ یہ رشتہ ہے میرے ذہن میں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اور پھر میرے ساتھ ہی رہے غانا میں بھی آ گئے تھے۔ پھر مَیں نے یہاں آ کے اپنی ہمشیرہ امۃ الباسط سے پُوچھا انہوں نے کہا ٹھیک ہے آپ نے جو کیا وہ ٹھیک کیا۔ پھر دونوں سے تحریر لی۔

ان کی جو پہلی تحریر تھی ان کے نیچے اُن کی والدہ کی تحریر لکھوائی مَیں نے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔ اور اسی خط پر مَیں نے پیغام بھجوا دیا اپنی طرف سے یعنی ایک ہی خط میں تین خط چلے گئے۔ یہ اس واسطے بتا رہا ہوں کہ ان معاملوں میں احتیاط بھی برتنی چاہیئے۔ ہر شخص کا، ہر حصّے دار کا خیال بھی رکھنا چاہیئے۔ تو مجھے بطور ولی اور وکیل بیس ہزار روپیہ مہر پر عزیز بچے سید قمر سلیمان احمد صاحب کا نکاح (بیس ہزار میں کہہ چکا ہُوں) مکرمہ امۃ الکبیر لُبنیٰ صاحبہ بنت مکرم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب سے منظور ہے۔ آپ گواہ رہیں۔

(۲) - دُوسرا نکاح ہے عزیزہ مکرمہ امۃ الواسع نُدرت صاحبہ بنت مکرم سید میر داؤد احمد صاحب ساکن ربوہ کا عزیزم مکرم مرزا مظفر احمد صاحب ابن مکرم محترم مرزا منور احمد صاحب ساکن ربوہ سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔ لڑکی کی طرف سے میں وکیل بھی ہوں اس واسطے مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مجھے اور نُدرت کو اور اُن کی والدہ امۃ الباسط صاحبہ کو یہ نکاح دس ہزار روپیہ مہر پر عزیزم مکرم مرزا مظفر احمد صاحب سے منظور ہے۔

(۳) - عزیزہ مکرمہ فائزہ طاہر صاحبہ بنت مکرم محترم مرزا طاہر احمد صاحب ساکن ربوہ کا نکاح عزیزم مکرم مرزا لقمان احمد صاحب جو میرے بچے ہیں، ان سے نو ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔“

ایجاب وقبول کے بعد حضور نے فرمایا :-

”دوست دُعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ رشتوں کو مبارک کرے۔“

پھر حضور نے حاضرین سمیت ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرائی ٭

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۱ء)

سپین میں مسجد کے بارے میں

تازہ ترین اطّلاع

احمدیہ مُسلم مشن سپین کے مبلّغ انچارج مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے قرطبہ سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار یہ خوشکن خبر ارسال کی ہے کہ پیڈرو آباد کے مقام پر بننے والی سپین کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کے کنٹریکٹ پر باضابطہ طور پر دستخط ہو گئے ہیں۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے احبابِ جماعت سے مسجد کی مقررہ وقت میں تکمیل کے لئے خصوصی دُعاؤں کی درخواست کی ہے۔

اس خوشخبری کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ دستخط ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو ہوئے ہیں۔ اور یہ تاریخ ۱۲ جنوری حضرت مصلح موعودؓ کا یومِ پیدائش بھی ہے۔ اِس لحاظ سے یہ خوشی دوچند ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر کو غلبۂ اسلام کے حق میں بہترین نتائج کا حامل بنائے۔ آمین ٭

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۸۱ء)

خطبہ جمعہ

وقفِ جدید کے چوبیسویں سال کا آغاز

ہمیں جماعتوں کی تعداد کے مطابق واقفین کی ضرورت ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو اس تحریک میں بھی وقف کرے

ہمارا ہر قدم درست اٹھنا چاہئیے اور ہر پہلو سے ہمیں آگے بڑھنا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا کرے

از سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ صلح ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (لقمان آیت ۱۳)

پھر فرمایا:-

اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کی ذات کی طرف تو ساری حمد رجوع کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وہ اِس بات کا محتاج نہیں کہ اس کے بندے اس کا شکر ادا کریں۔ بندے اس بات کے محتاج ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ کی نعمتیں پائیں تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر اللہ تعالےٰ کے بندے اللہ تعالےٰ کی جس قدر نعمتیں ہوں اسی قدر اس کا شکر ادا کرتے چلے جائیں۔

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ

تو یہ اُس شخص یا اُس جماعت کے فائدہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اس کی ضرورت نہیں۔

شکر زبان سے بھی ہے اس کی حمد بہت کرنی چاہیئے۔

شکر کا ایک جذبہ

بھی ہے جو انسان کے دِل اور اس کے دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر وقت اُس کی کیفیت ایک ایسے شخص کی ہوتی ہے کہ جس پر اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضلوں کے نتیجہ میں سوائے حمد کے اس کے وجود میں کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہمارا جلسہ آیا اور گزر گیا۔ پہلے جلسہ سے زیادہ شان میں آیا۔ زیادہ برکتیں لے کر آیا۔ کثرتِ نفوس سے آیا۔ زیادہ تعداد میں شامل ہونے والے آئے اس میں۔ دِلوں کی کیفیت زیادہ بدلنے والے آثار لے کر آیا۔ سُننے والوں نے سُنا۔ محسوس کرنے والوں نے محسوس کیا۔ اور بہتوں نے جو ہم میں شامل نہیں ابھی یا شامل نہیں تھے، اس سے فائدہ اُٹھایا۔

اللہ تعالےٰ کی اِس آیت میں جو ہدایت ہے اس کی روشنی میں ہمیں پہلے سے زیادہ اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اس لئے کہ آنے والا جلسہ جانے والے جلسہ کے مقابلہ میں زیادہ برکات لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل زیادہ ہوں۔ زیادہ تعداد میں دوست اس میں شریک ہوں۔ انتظام پہلے سے بھی بہتر ہو۔ دکھوں کو پہلے سے زیادہ دور کرنے والا ہو۔ دُنیا پر احسان کی زیادہ تدابیر سوچی جائیں۔ ان کے لئے زیادہ تربیت کی جاسکے۔ اور صرف آنے والا جلسہ ہی نہیں۔ خدا کرے کہ ہماری زندگی کا ہر آنیوالا دِن پہلے دِن سے

اللہ تعالےٰ کی برکات

سے زیادہ معمور ہو اور ہر آنے والے دِن میں ہمارا دِل اللہ تعالےٰ کی حمد اور شکر میں پہلے سے زیادہ بھرا ہوُا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ ہمیں ہر روز اعمالِ مقبول، اعمالِ مشکور کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ دُنیا پر رحم کرے اور جس عذاب اور ہلاکت کی طرف آج کی دُنیا بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس کے بچاؤ کے اس کے لئے سامان پیدا کرے۔

یکم جنوری سے وقفِ جدید کا سال شروع ہوتا ہے اور کل یکم تھی اس سال کی ہجری شمسی کے لحاظ سے ۱۳۶۰ سال ہے۔ اور وقفِ جدید کا جو نیا سال شروع ہے۔ وہ چوبیسواں سال ہے۔ ان چوبیس سالوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقفِ جدید نے آہستہ آہستہ اور بتدریج ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے۔

وقفِ جدید کی اصل ذمہ داری تو یہ ہے کہ جگہ جگہ پہ ہمارے واقفینِ وقفِ جدید بیٹھیں اور جماعت کی تربیت کریں۔ نئے داخل ہونے والوں کی بھی اور نئے شعور اور بلوغت کو پہنچنے والوں کی بھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی مَیں نے جماعت سے کہا تھا کہ اگر ہر جماعت میں ایک واقفِ وقفِ جدید ہم نے بٹھانا ہے تو جتنی جماعتیں ہیں اُس تعداد میں ہمارے پاس واقفین ہونے چاہئیں۔ اور چونکہ یہ واقفین آٹے کے بنا کر یا موم کے بنا کر بھیجے نہیں جاسکتے۔ بہرحال انسان ہوں گے۔ اس واسطے

انسان کا فرض

ہے کہ وہ اپنے بچے کو اس تحریک میں بھی وقف کرے اور اگرچہ تعلیم کا معیار اس کے لئے کم ہے۔ آٹھویں جماعت کا بھی بعض دفعہ لے لیتے ہیں اگر ہوشیار ہو۔ اور دسویں جماعت غالباً شرط ہے اُن کی۔ (اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔) لیکن تعلیم کا معیار جو کم ہے اس سے یہ مطلب لینا درست نہیں کہ ذہانت کا معیار بھی کم ہے۔ اس سے یہ مطلب لینا درست نہیں کہ اخلاص اور ایثار کا معیار بھی کم ہے ہمارے بہت سے واقفین وقفِ جدید ایسے بھی ہیں جو بعض شاہدین سے زیادہ اخلاص اور جوش اور جذبہ اور ایثار کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ ہمیں تو ہر شخص، ہمیں تو ہر احمدی "ایک واقف" چاہیئے۔ یعنی اپنے کاموں کی، دنیوی کاموں کی ذمہ داریاں بھی نباہ رہا ہو۔ اور اپنی اُخروی زندگی کی ذمہ داریاں بھی اس سے زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ نباہنے والا ہو۔

ایک تحریک مَیں نے کی تھی کہ ایسے واقفین ہوں جو اپنے گاؤں سے آویں اور چند ہفتوں کا نصاب ان سے کروایا جائے۔ اور وہ واپس جا کے اس معیار پر لیڈر بنیں۔ قیادت سنبھالیں۔ اپنے اپنے معیار پر قیادت سنبھالنی ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت

نے اس طرف توجہ نہیں کی اور

مجھے افسوس ہے

کہ یہاں سے جو نصاب ختم کر کے گئے، اُن میں سے بہت نے اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھا۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ وہ بھی وقفِ جدید کا ہی حصّہ ہے۔

چونکہ وقفِ جدید زیادہ تر توجہ تربیت کی طرف دیتی ہے، اس لئے ایک خاص قسم کی کُتب یہ شائع کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے واقفین سِندھ کی جماعتوں میں بھی بیٹھے ہیں اس لئے وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں سِندھی زبان میں بھی کتب مہیّا کی جائیں۔ چنانچہ بعض کُتب سِندھی زبان میں بھی وقفِ جدید کی طرف سے شائع ہوئیں۔ بعض واقفین وقفِ جدید صُوبۂ سرحد میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمیں پشتو زبان میں کُتب دی جائیں۔ اس کی طرف بھی انہوں نے توجہ دی ہے۔ ابھی ابتداء ہے۔ اور کچھ کتب تیار ہو کے شائع ہو چکی ہیں پشتو زبان میں بھی۔

فارسی کی طرف بھی ہمیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض لوگوں کی رؤیا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں سے جن علاقوں میں پشتو اور فارسی بولی جاتی ہے۔

فارسی بولنے والے علاقوں میں

احمدیت جلد پھیلے گی۔ خدا کرے کہ جو تعبیر ہمارے ذہن میں آئی ہے وہ پوری ہو۔ اور جس وقت اُن میں احمدیت پھیلے گی تو فارسی کُتب کا وہ مطالبہ کریں گے۔ اس کے لئے جماعت کو ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے مگر یہ کام وقفِ جدید کا اتنا نہیں جتنا جماعت کا ہے۔ جماعت احمدیہ کو بحیثیتِ جماعت یہ ذمہ داری سنبھالنی چاہیئے۔ اب تو یہ حال ہے کہ چونکہ ضرورت شدید نہیں تھی اس واسطے توجہ بھی نہیں کی گئی حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اپنی بہت سی فارسی کی کتب ہیں جن کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ منظوم کلام ہے۔ اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ پہل مَیں کر رہا ہوں منظوم کلام سے۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو۔ اُن کے سپرد مَیں نے کام کیا تھا۔ (وہ بڑے اچھے فارسی دان ہیں) کہ جو پہلی درثمین فارسی شائع ہوئی ہے اس میں کتابت کی اور اعراب کی بہت سی غلطیاں ہیں۔ انہیں مَیں نے کہا کہ مجھے لکھ کے دیں صحیح اور حسبِ ضرورت اعراب کے ساتھ۔ یہ میرے سفر سے پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا جلسے تک مَیں یہ کام ختم کر دوں گا۔ انہوں نے وہ مسودہ تیار کر کے مجھے دے دیا ہے۔ اب اس کی کتابت اور

طباعت کا کام

ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی کر دے گا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کا جہاں تک تعلق ہے بہترین کتابت ہو ان کی اور بہترین طباعت ہو ان کی اور بہترین کاغذ استعمال کیا جائے۔ ایک نہایت اچھی شکل میں دُنیا کے ہاتھ میں یہ رُوحانی خزانہ دیا جائے۔ کیونکہ جو شان ہے اس کلام کی، نظم ہو یا نثر، اُسی کے مطابق اس کو لباس پہنانا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی کتاب لکھے تو وہ تو پسند کرے کہ جو اُس نے لکھا ہے وہ بہترین ہو۔ لیکن حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے۔ ایک وقت میں یہ بیماری لنڈن میں بھی پیدا ہوئی اور مجھے انہیں سمجھانا پڑا۔ مَیں نے کہا، کوئی کتاب لنڈن مشن نہیں شائع کرے گا۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے علاوہ جس کی طباعت اور جس کا GET UP حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب سے اچھا ہو۔ بہترین شکل میں، بہترین کاغذ پر، بہترین مطبع سے، بہترین پبلشنگ ہاؤس سے، حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کُتب شائع ہونی چاہئیں۔ چنانچہ وہاں سے اِس وقت تک

صد سالہ جوبلی کے خرچ پر

تین کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ایک تو ESSENCE OF ISLAM کی سیریز میں پہلی کتاب حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اقتباسات چار مضامین پر، اللہ جلّ شانہٗ اور اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن عظیم۔ یہ کوئی تین سو اٹھائیس صفحے کی کتاب بن گئی۔ ESSENCE OF ISLAM VOL : II اس کی دوسری جلد اس وقت پریس میں ہے۔ یہ بھی انگریزی ترجمہ ہے۔ دُنیا میں بڑی کثرت سے انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس میں بعض دُوسرے مضامین ہیں۔ اور اس کے بعد ESSENCE OF ISLAM VOL : III اور VOLUME IV (جلد سوم وچہارم) کا مسوّدہ تیار ہے۔ انشاء اللہ آگے پیچھے وہ آجائیں گے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی بولنے والوں کے لئے ہمارے پاس لٹریچر نہیں تھا۔ دُنیا میں ایک وقت میں تو (چین اور رُوس کو چھوڑ کے) سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں دو تھیں۔ یا انگریز کی زبان انگریزی۔ کیونکہ انہوں نے بہت زیادہ COLONISATION (کالونائزیشن) کی۔ اور یا فرانسیسی جو اس کے بعد نمبر ۲ پہ آئی۔ پھر سپینش اور پُرتگیز کیونکہ ساؤتھ امریکا میں وہ آباد ہوئے۔ اور ہالینڈ کی زبان۔ اِس لئے کہ یہ بھی ایک وقت میں COLONIAL POWER (کالونیل پاور) بنے۔ اپنی زبان دُنیا کے بعض حِصّوں میں انہوں نے رائج کی۔

ہالینڈ کی زبان میں

قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہے۔ بعض دوسری کُتب بھی ہیں۔ فرانسیسی میں ابھی تک نہ قرآن کریم کا ترجمہ تھا نہ کوئی اور لٹریچر تھا۔ چھوٹے چھوٹے رسالے بہت سارے شائع ہوتے رہتے ہیں ضرورت کے مطابق۔ لیکن پہلی دفعہ INTRODUCTION TO THE HOLY QURAN (دیباچہ قرآن جو حضرت مصلح موعودؓ کا لکھا ہوا ہے) یہ بذاتِ خود ایک مستقل کتاب کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں دو مضمون لمبے اور تفصیلی ہیں۔ ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت اور دُوسرے اسلام اور عیسائیت کا موازنہ۔ اس کے علاوہ اَور مضامین بھی ہیں۔ یہ بھی کوئی تین سو تیئس ۳۲۳ چالیس ۳۴۰ صفحے کی ہے۔ یہ بھی چھپ چکی صد سالہ جوبلی کے انتظام کے ماتحت۔ ہمیں اس کی اس لئے خاص طور پر ضرورت پڑی کہ ایک تو ساری دُنیا میں

اسلامی تعلیم

پھیلانے کے لئے فرانسیسی کو بھی بیچ میں لانا ضروری تھا۔ کیونکہ بڑی کثرت سے بولی جانے والی، سمجھی جانے والی زبان ہے۔ دوسرے اِس لئے ضرورت پڑ گئی کہ افریقہ کے بہت سے ممالک کی زبان فرانسیسی ہے۔ جہاں یہ حاکم رہے ہیں۔ مثلاً نیگیر (NIGER) ہے جس کو یہاں نائیجر کہتے ہیں۔ اس میں وفد ملنے آیا تھا۔ مَیں نے کہا مَیں شاگرد بنتا ہوں تو بتاؤ کہ تمہارے ملک کا PRONUNCIATION کیا ہے۔ کیونکہ کوئی اس کو نائیجر کہتا ہے۔ کوئی نائیگر کہتا ہے۔ انہوں نے کہا، نہ نائیگر ہے، نہ نائیجر۔ ہم اپنے ملک میں اپنے ملک کا نام جو بولتے ہیں اس کی (SOUND) آواز ہے نیگیر۔ وہاں ہمارا مشن نہیں۔ لیکن

نائیجیریا کی سرحدوں پر

ہے۔ وہ لوگ نائیجیریا میں رہتے ہیں۔ وہاں اُن کو تبلیغ ہوئی اور وہاں

جماعت قائم ہو گئی - اور ہمارا ایک نوجوان معلم وہاں کام کرتا رہا کچھ عرصہ وہ مزید تعلیم کے لئے اسی جلسہ پہ یہاں یہاں آگیا ہے۔ مخلص ہے - ذہین ہے بظاہر - اس کے لئے بھی دعا کریں - کچھ فرانسیسی تھوڑی سی جانتا ہے - زیادہ نہیں - میرا خیال تھا کہ اس کو پوری طرح فرانسیسی کا ماہر بنایا جائے - نیز علوم قرآنی کا بھی ایک حد تک اس کو علم سکھایا جائے یہاں - تا کہ وہ ان علاقوں میں کام کر سکے - کیونکہ وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے - یا شاید ایک سے زیادہ جماعتیں۔

ٹوگولینڈ فرانسیسی بولتا ہے - وہاں جماعتیں قائم ہو گئیں "بینن" ایک ملک کا نام ہے - وہاں جماعتیں قائم ہو گئیں۔ سینیگال فرانسیسی بولتا ہے - بہت بڑا ملک ہے - بیچ میں گھسا ہوا ہے - اس کے بیچ میں سے رستہ نکلتا ہے جو آر پار جاتا ہے ملانے کے لئے ان کے دو علاقوں کو - اس حصہ میں بھی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں - وہ فرانسیسی بولنے والے ہیں - اس لئے

فرانسیسی لٹریچر

کی بہت ضرورت تھی - اس ضرورت کو ایک حد تک (INTRODUCTION TO THE HOLY QURAN) دیباچہ فرانسیسی انشاء اللہ پوری کرے گا - اس میں سے پمفلٹ بھی بہت سارے مضامین پر نکالے جا سکتے ہیں۔ علیحدہ شائع کرنے کے لئے دو دو صفحے کے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے - اسلام کی خوبیاں ہیں وغیرہ وغیرہ - یہ بیچ میں بات آ گئی - میں وقف جدید جو لٹریچر شائع کر رہی ہے اُس کے متعلق بات کر رہا تھا۔

میری یہ خواہش ہے

اور آپ کی بھی ہونی چاہیئے - کیونکہ خلیفہ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں - کہ دس سال کے اندر اندر یعنی قبل اس کے کہ ہماری زندگی کی دوسری صدی شروع ہو - ہم قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ شائع کر سکیں۔ ترجمہ ہو چکا ہے - لیکن (Revision) نظر ثانی کی ضرورت ہے وہ ہو رہی ہے۔ Italian زبان میں ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ نے کروا کے مسودہ رکھا ہوا تھا - لیکن Revision نہیں ہو سکی اُس وقت - اور Revision دو وجہ سے ضروری ہے - ایک یہ کہ آج سے

چالیس پچاس سال پہلے

کی زبان میں جو ترجمہ ہوا ہے - زبان بھی کچھ بدل گئی ہے - محاورات بھی بدل گئے - Revise ہونا چاہیئے زبان کے لحاظ سے - دوسرے یہ کہ جو ترجمہ کسی غیر مسلم - غیر احمدی نے کیا ہے اس کو شائع کرنے کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی - جب تک ہمارا آدمی نہ دیکھے - کہ مضمون کے لحاظ سے کوئی غلط بات تو نہیں آگئی - اس کے لئے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زبانیں ہمارے شاہدین سیکھیں - فرانسیسی جاننے والے تو ہمارے شاہدین پیدا ہو گئے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ ہم اچھی زبان میں لکھ نہیں سکتے لیکن یہ ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ جو ترجمہ ہوا ہے اس میں مضمون کے لحاظ سے غلطی تو نہیں - میرا خیال ہے کہ فرانسیسی ترجمہ ان تراجم میں سب سے پہلے آجائے گا - اٹالین زبان میں آجائے گا - پھر پورتگیز زبان میں آجائے گا - رشین زبان میں بھی Translation ہے جس کی Revision ہونے والی ہے اس کے لئے انتظام میں کر رہا ہوں - میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ شدید تڑپ پیدا کی ہے کہ دس سال کے اندر اندر ہم فرانسیسی اور اٹالین اور سپینش زبان میں اور رشین میں اور چائینیز زبان میں قرآن کریم کے ترجمے شائع کر دیں - اگر ہم ایسا کر سکیں تو دُنیا کی آبادی کے قریباً اسّی فیصد سے زیادہ لوگوں کو ہم قرآن کریم ان کی زبان میں دے سکتے ہیں - تو

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ نے جو خواہش پیدا کی ہے، اس کے پُورے کرنے کے بھی سامان پیدا کرے۔

وقف جدید کو اپنے کام چلانے کے لئے پیسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے - اور دوست اس طرف توجہ بھی کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ اُنہیں جزاء دے - ان کی رپورٹ کے مطابق ۸۰-۱۹۷۹ء میں قریباً ۹۹ ہزار کی بیشی ہے - لیکن جو دفتر اطفال کہلاتا ہے یعنی چھوٹے بچوں کا رجسٹر، بچّے تو تعداد میں بڑھ گئے خدا کے فضل سے - لیکن اُن کی جو آمد ہے اس میں -/۶،۵۷۵ کی کمی ہے - یہ تو درست ہے کہ بعض بچے اپنی عمر کے لحاظ سے بالغان کے گروہ میں شامل ہو گئے - اور ان کی وجہ سے بھی کچھ زیادتی ہوئی ہو گی - لیکن یہ درست نہیں کہ کوئی بچہ، اطفال کے گروہ میں شامل نہیں ہوا - صرف نکلے ہیں اور اس وجہ سے پیچھے رہ گئے - اس واسطے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے - جماعت اس طرف توجہ کرے - مجموعی طور پر تو قریباً کم و بیش ایک لاکھ کی زیادتی ہے - لیکن جو آدمی دوڑ رہا ہو اُس کا ہر قدم درست اُٹھنا چاہیئے - ہر پہلو سے

ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو توفیق عطا کرے۔

ابھی جلسے کی کوفت دُور نہیں ہوتی - دُعا کریں اللہ تعالیٰ صحت دے۔ کام کے لحاظ سے جلسے کے بعد بھی دو تین ہفتے (بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ) کام معمول سے زیادہ کام میں وقت گزرتا ہے - کچھ دوست ٹھیرے ہوتے ہیں ملاقات کے لئے - پھر جلسے کے دِنوں میں بعض کام میں نہیں کر سکتا - مثلاً ڈاک میں نے نہیں دیکھی دس بارہ دن کی - جس کا مطلب ہے کہ کم از کم آٹھ دس ہزار خط ہو گا جو میں اگلے ایک ہفتہ میں دیکھوں گا - ہر روز خط آتے رہتے ہیں - اللہ تعالیٰ توفیق بھی دیتا رہتا ہے - میں نہ کام سے گھبراتا ہوں نہ ڈرتا ہوں کہ نہیں ختم ہو گا۔ کرتا ہوں ختم جس طرح بھی ہو - لیکن یہ مجھے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر میں اس قدر کام نہیں کر سکتا - اور یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو صرف دُعا کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے - اور اس حقیقت پر بھی میں قائم ہوں کہ خلیفہ وقت کے ساتھ ساری جماعت کی دُعائیں شامل ہونی چاہئیں - تب کام ہو سکتا ہے - اس لئے میں نے یہ بات کی ہے کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ صحت سے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دیتا چلا جائے ؎

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲ فروری ۱۹۸۱ء)

سابق رُکن پارلیمنٹ

محترم جناب حیات اللہ انصاری صاحب مدیر "قومی آواز" لکھنؤ کا مکتوب

محترم جناب حیات اللہ انصاری صاحب ایوان پارلیمان کے سابق رُکن ہونے کی وجہ سے جہاں ہندوستان کے سیاسی حلقوں میں مقبول اور معروف ہیں وہاں ایک کہنہ مشق صحافی اور نامور ادیب ہونے کی حیثیت سے ادبی حلقوں میں بھی آپ کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ گزشتہ دنوں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی قادیان میں آمد کے موقعہ پر محترم انصاری صاحب مورخہ ۲۵ جنوری کی شام کو بطور خاص لکھنؤ سے قادیان تشریف لائے اور محترم ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے مقامی استقبالیہ تقریب میں شریک ہوئے۔ اگلے روز آپ نے محترم ڈاکٹر [illegible] خصوصی ملاقات کے دوران مؤقر جریدہ "قومی آواز" لکھنؤ [illegible]

منقولات

احمدیت اور اس کی مخالفت :

جی۔ ایچ۔ جینسن نے اپنی کتاب "میلیٹنٹ اسلام" میں احمدیت اور اس کی مخالفت کا ذکر کیا ہے۔ افادہ احباب کے لئے اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :-

"جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۹۰ء میں پنجاب میں رکھی گئی تھی۔ یہ جماعت اپنی تبلیغی مساعی کی وجہ سے مشہور ہے۔ خصوصاً مشرقی اور مغربی افریقہ۔ مغربی یورپ اور انڈونیشیا میں جو کام اس کے مبلغین نے سرانجام دیا ہے۔ اس جماعت کا اہم کارنامہ قرآن مجید کا انگریزی اور دُوسری زبانوں میں ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت شروع کیا گیا جب دوسرے مسلمان عموماً قرآن کے ترجمہ کرنے کے فعل کو زیادہ پسندیدگی سے نہیں دیکھتے تھے۔ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۲۰ء تک تبلیغ کا میدان مکمل طور پر احمدیوں کے پاس تھا۔ اور احمدی مبلغین نے نہایت ہی عمدہ طریق سے اسلام کی خدمت کی ہے۔ یہ جماعت اب بھی تبلیغ کا کام بڑی محنت اور مستعدی سے کر رہی ہے۔ (یہ کتاب ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی ہے) جماعت احمدیہ اہلِ مغرب اور عیسائیت کے چیلنج کے جواب میں ایک نہایت ہی واضح اور درخشندہ مثال ہے۔"

سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے جینسن لکھتا ہے کہ :-

"۱۹۷۲ء میں ایک اور شخص جس کا نام ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ اسلام کو اُس نے خوب اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔ مسٹر بھٹو مغربی طرز کا آدمی تھا۔ وہ نہایت دُنیادار اور شاطر تھا۔ وہ نئے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نیا آدمی تھا۔ اس نے ووٹ حاصل کرنے کی خاطر اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگایا۔ لیکن حقیقتِ حال یہ تھی کہ جب وہ امریکہ میں طالب علم تھا۔ اُس نے اقرار کیا تھا کہ وہ باقاعدگی سے نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ روزے نہیں رکھتا۔ اور مذہبی لحاظ سے وہ نکمّا مسلمان ہے۔ اس نے سستی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے حج پر جو پابندیاں غیر ملکی زرمبادلہ کی وجہ سے عائد تھیں ان سب کو اُٹھا دیا۔ ۱۹۷۳ء میں اس نے ایک نیا آئین تیار کیا تھا۔ اس میں اسلامی سوشلزم کا کوئی ذکر تک نہ تھا۔ اور نہ اس کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ میں اسلامی سوشلزم کا ذکر تھا۔ مسٹر بھٹو اسلام کو اپنی ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرتا رہا ہے۔ حالانکہ اُس نے کہا تھا کہ اس کی کوشش یہی ہے کہ اسلام کے نام کو ایکسپلائیٹ نہ کرے۔ ایک دفعہ مسٹر بھٹو نے کہا تھا کہ اسلام ایکسپلائیٹ کرنے کے خلاف ہے۔ اور منافقت اسلام میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ اور اس نے کہا ہم میں سے بعض بہت بڑے منافق ہیں۔"

جینسن لکھتا ہے کہ :-

"بھٹو نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر نہ صرف اُس نے اسلام کے نام کو ایکسپلائیٹ کیا ہے بلکہ ایک جُرم کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ احمدیہ جماعت بے ضرر اور شر کے مقابلہ میں عاجز و بے بس ہے۔"

مُرسلہ مکرم سید عبدالعزیز صاحب۔ نیوجرسی۔ امریکہ۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سُرخپوش لیڈر خان غازی کابلی سے مُلاقات

"نئی دہلی۔ ۲۸ر جنوری۔ آج مشہور پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے ہندوستان کی جنگِ آزادی کے مشہور مجاہدِ آزادی، انقلابی شاعر، ادیب و صحافی سُرخپوش پختون جناب غازی خان کابلی (برادر مکرم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب آنریری مبلغ و خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ — ناقل) کو اشوکا ہوٹل نئی دہلی میں پُرخلوص ملاقات کے لئے یاد کیا تو خان غازی کابلی نے اپنے خاندان کے ممبروں کے ساتھ اشوکا ہوٹل میں ان سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر صاحب نے غازی صاحب کو تحفہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی وہ نظم اب تک کانوں میں گونج رہی ہے۔ جسے آپ سٹوڈنٹس کانگرس کے جلسوں میں سُنایا کرتے تھے۔ جن کا ایک شعر یوں ہے ؎

کہہ دو انگریزوں سے اب ہندوستان خالی کرو
مہمانی ہو چکی، میرا مکان خالی کرو

مگر "مہمانوں" کے ساتھ ہی آپ نے بھی اپنا مکان (لاہور) خالی کر دیا اور دہلی آ گئے۔ خان غازی نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میری زندگی میں ہی ہندوستان اور پاکستان آزاد ہوئے۔ اور "مہمانوں" (انگریزوں) سے یہ دونوں مکان خالی ہو گئے۔ پھر برسبیل ارتجال (خان غازی کابلی) نے ایک مختصر سی نظم کہہ کر ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں نذر کی۔"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۹ر جنوری ۸۱ء صلا)

نوٹ۔ جناب خان غازی کابلی کی یہ مختصر نظم ادارہ بدر کو ایک اور ذریعہ سے موصول ہوئی ہے جسے قارئین کی ضیافتِ طبع کے لئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر بدر)

"سائنس کی دُنیا" میں ہے جن کا بہت اُونچا مقام — ایسے مخلص ڈاکٹر ہیں ڈاکٹر عبدالسلام
ساری دُنیا پر ہے واضح اُن کی جدّت کا کمال — عالمِ تحقیق میں جن کی نہیں ملتی مثال
یوں انہیں سیر و سیاحت کی بھلا فرصت کہاں؟ — دوستوں کا پیار لایا ہے انہیں ہندوستان
ان کے استقبال میں ہے دیدہ و دل فرشِ راہ — خیر مقدم کرتا ہے ان کا ہجوم بے پناہ
یہ تیرا دورہ مبارک ہو تجھے عبدالسلام — اور بھی روشن ہو دُنیا میں مسلسل تیرا نام
ہے دُعا "غازی" کی تم ہندوستان میں آبسو!
دوستوں کے قدردانوں کے جہاں میں آبسو!

(خان غازی کابلی مجاہدِ آزادی۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۸۱ء)

یروشلم کو آزاد کرانے کے لئے "جہاد" کا اعلان

جہاد کے بارے میں عامۃ المسلمین کے ذہنوں میں موجود ایک غلط تصور (بزورِ شمشیر اشاعتِ اسلام) کی اصلاح کے لئے آج سے نوّے سال قبل جب مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آواز بلند کی تو جُبّہ پوش علماء نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے صادر کئے۔ اور آپ کی مخالفت میں آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ مگر آج بفضلہ تعالیٰ مامورِ وقت کی اُس آواز کی تائید خود علمائے اسلام کی طرف سے ہو رہی ہے جو آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ چنانچہ حال ہی میں طائف میں منعقد ہونے والی اسلامی چوٹی کانفرنس میں علماء نے متفقہ طور پر جو قرار داد پاس کی اس کی ایک شق سے متعلق اخبار "سیاست" حیدرآباد دکن کی یہ خبر ملاحظہ کیجئے :-

"طائف ۲۹ر جنوری (اے پی۔ یو پی آئی) دُنیا کے ۸۰ کروڑ مسلمانوں کے لیڈروں نے یوروشلم کو اسرائیل کے قبضہ سے آزاد کرانے اور فلسطینیوں کے ساتھ ناانصافیوں کے ازالہ کے لئے جہاد کا اعلان کیا .... کانفرنس کے عہدہ داروں نے وضاحت کی کہ "جہاد" کے اعلان کا مطلب فوجی تصادم کی بجائے معاشی و سیاسی کارروائی کرنا ہے۔"

(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۳۰ر جنوری ۱۹۸۱ء صلا)

مُرسلہ: مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔

جلوس عیدِ میلاد النبیؐ

مُدیر ہفت روزہ "صدقِ جدید" کے نام جناب حکیم ظلّ الرحمٰن صاحب آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی کا مراسلہ :-

"مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۸۱ء کو دہلی میں عید میلاد النبی کا جلوس بہت اہتمام سے نکالا گیا ہے۔ ہاتھی گھوڑے۔ موٹر گاڑیاں۔ کاریں اسکوٹر وغیرہ سب ہی جلوس کی زینت بنے ہوئے تھے۔

یہ سب کچھ اس تمدن کے اثرات ہیں جو برادرانِ وطن سے ہمیں ملا ہے۔ ہمارا وہ دَور تو بدقسمتی سے ختم ہو چکا جس میں ہم نے اسی مُلک کو تہذیب و شائستگی اور آدابِ زندگی بخشے تھے اب نوبت بایں جا رسید کہ ہمیں یہ احساس پریشان کرنے لگا ہے کہ جو چیز دُوسروں کے یہاں ہوتی ہے وہ ہمارے یہاں کیوں نہ ہو۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ تعلیماتِ نبوی پر چلنے کی توفیق کا ہمیں قطعاً احساس نہیں ہوتا۔ خدارا اِن معاملات پر قلم اُٹھائیے ورنہ کل ان جلوسوں میں بینڈ باجے اور پہلوانوں کے اکھاڑے بھی شامل ہو جائیں گے۔ اور ملّتِ اسلامیہ پستی کے ایک اَور گڑھے میں چلی جائے گی۔

اسلام اپنے پیغمبر یا بزرگ کے جشنِ ولادت کی کوئی اجازت اس انداز پر نہیں ہوتا کہ وہ لہو و لعب کی ایک شے بن جائیں۔ یہ دن اپنے محاسبہ دینی اور اُسوہ حسنہ کی یاد دہانی کے طور پر منایا جانا چاہیئے نہ کہ ڈھول باجوں کی آوازوں کے جشن کے طور پر۔"

(بحوالہ "صدقِ جدید" لکھنؤ۔ ۱۳ر فروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۴)

اکنافِ عالم میں ہماری خوشکن مساعی!

ربوہ میں بُک ڈپو کی عمارت کا سنگِ بُنیاد

ربوہ ۷ ر تبلیغ (فروری) — سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج شام بعد نماز عصر خلافت لائبریری کے شرقی سمت متصل عمارۃ دعماؤں کے ساتھ بُک ڈپو کا سنگِ بُنیاد رکھا اس بُک ڈپو کے قیام کا مقصد ایک ایسی بُک شاپ قائم کرنا ہے جس میں ہر قسم کی نئی وپرانی اور نایاب کتب اپنی اصلی قیمت پر ہر وقت مہیا ہو سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مقامِ تعمیر پر ۴½ بجے تشریف لائے اور تعمیر کا نقشہ ملاحظہ فرمایا بعد ازاں نشانزدہ جگہوں پر تشریف لے جاکر حضور نے متعلقہ کارکنان سے تعمیر کے بارے میں بعض استفسارات فرمائے اور انہیں مناسب ہدایات سے نوازا چار بج کر اڑتالیس منٹ پر حضور نے بُنیاد کے مقررہ حصہ پر تشریف لے جاکر ایک اینٹ اپنے دستِ مبارک میں لی اور پھر اس پر دعا فرمائی۔ جملہ حاضرین بھی حضور کے ساتھ دعا میں شریک ہوئے سنگِ بُنیاد کی پہلی اینٹ نصب فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بُنیاد سے باہر تشریف لائے اور باری باری احباب کو اینٹیں رکھنے کا ارشاد فرمایا آخر میں حضور پُر نور نے ایک بار پھر مقامِ تعمیر کا معائنہ فرمایا اس موقعہ پر مکرم ناظم صاحب جائیداد نے حضور کی خدمت میں مبارکباد کے طور پر لڈو پیش کیا جو کہ حضور نے ازراہِ شفقت قبول فرمالیا اس کے بعد سوا پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس تشریف لے گئے۔ بکڈپو کی عمارت نظامتِ جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے تحت تعمیر ہو رہی ہے اس میں سامنے ایک بڑا ہال ہے اور اس کے پیچھے چار کمرے ہیں۔ سامنے برآمدہ ہے اور برآمدے سے سڑک تک لمبی سیڑھیاں ہیں۔ (بحوالہ الفضل ۱۱ ر فروری ۱۹۸۱ء)

جماعتِ احمدیہ جاپان کا پہلا جلسہ سالانہ

مکرم مغفور احمد صاحب منیب مبلغ سلسلہ مقیم جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جماعتِ احمدیہ جاپان کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۲ ر صلح (جنوری) کو انٹرنیشنل ہاؤس آف جاپان کے سیمینار روم میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا اس اجلاس کا مقصد یہ تھا کہ تربیتی امور کے علاوہ جاپان میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعتی سرگرمیوں پر ایک نظر ڈالی جائے نیز باہمی مشورہ سے ان سرگرمیوں کو تیز تر کیا جائے۔ اجلاس کا پروگرام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر جماعتِ احمدیہ جاپان کی زیرِ صدارت شروع ہوا اس پروگرام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا پہلا حصہ جاپانی میں تھا اور دوسرا حصہ اردو زبان میں تاکہ سب دوست مستفیض ہو سکیں اجلاس حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایک خطاب سے ایک اقتباس برکت کی خاطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز میں سنایا گیا۔ شام سوا پانچ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(بحوالہ الفضل ۹ ر فروری ۱۹۸۱ء)

سوئس ٹی وی پر جماعت کے بارے میں تفصیلی پروگرام

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے زیورچ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سوئس ٹیلیویژن سے پہلی بار مورخہ ۲۱ ر جنوری کو مکمل تیس منٹ پر مشتمل جماعتِ احمدیہ کے بارے میں ایک نہایت شاندار اور تفصیلی پروگرام نشر کیا گیا تھا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر دکھائی گئیں۔ جماعت کی تاریخ، موجودہ سرگرمیوں اور مستقبل کے پروگراموں کا ذکر کیا گیا۔ پروگرام میں سوئٹزرلینڈ کے مقامی احمدی احباب مکرم ڈورخ الحاج رفیق چانن اور محترمہ سعیدہ ہینزل صاحبہ کے مختصر انٹرویو بھی نشر کئے گئے۔ نیز جماعتِ احمدیہ کا شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن اور دیگر مطبوعات دکھائی گئیں پروگرام میں عید الاضحیٰ کی نماز اور ایک تقریبِ نکاح بھی بتائی گئی آخر میں پروگرام کے کمپیوٹر نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ سے اسلام وعیسائیت کے بارے میں متعدد

سوالات کئے جن کا مکرم شیخ صاحب نے مدلل اور جامع جواب دیا۔

(بحوالہ الفضل ۴ ر فروری ۱۹۸۱ء)

سیرالیون میں دو احمدیہ سکول چیمپئن قرار دئے گئے۔

جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی مسرت سے سنی جائے گی کہ امسال سیرالیون (مغربی افریقہ) کے سکولز کے فٹ بال کے سالانہ مقابلوں میں احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن اور احمدیہ سیکنڈری سکول بو کو چیمپئن اور School of the year قرار دیا گیا۔ بو سکول کو چوتھی بار چیمپئن شپ ملنے پر منسٹری آف ایجوکیشن نے Trophy مستقل طور پر دے دی گئی۔ جبکہ ہمارے فری ٹاؤن سیکنڈری سکول کے پرنسپل کو Principal of the year قرار دیا گیا الحمد للہ (ایضاً)

پروگرام "وائس آف اسلام" چوتھے ریڈیو سٹیشن سے

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے زیرِ اہتمام اویو ریڈیو۔ اوگن ریڈیو اور اونڈو ریڈیو سٹیشنوں سے "وائس آف اسلام" کا پروگرام پہلے ہی نہایت کامیابی کے ساتھ نشر ہو رہا ہے جبکہ ۴ ر نومبر ۱۹۸۰ء سے ریڈیو لیگوس سے بھی اس پروگرام کا اجراء کر دیا گیا ہے جسے جماعت کے ایک بزرگ مشنری الف ایس بی بگوا نشر کر رہے ہیں جس میں ان کی تقریر کے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم۔ قصیدہ (عربی زبان اور یوروبا میں) اور جماعت کی مساعی سے متعلق اعلان ہوتے ہیں۔ یہ امر احباب کے لئے مزید دلچسپی کا باعث ہوگا کہ پاکستان میں کچھ عرصہ قبل جماعت کی مساجد سے جمعہ کے روز براڈ کاسٹنگ کا سلسلہ بند کر دیا گیا تھا۔ اور یہ خیال کیا گیا کہ شاید اس وجہ سے جماعت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچ سکے گی لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ Voice of Islam کا پروگرام ایک ریڈیو سٹیشن سے نشر کرے خدا تعالیٰ نے اسے بہت مقبولیت عطا فرمائی اور اب یہی پروگرام چار سٹیشنوں کے دار الخلافہ سے باقاعدگی سے نشر ہو رہا ہے الحمد للہ

(بحوالہ الفضل ۲۸ ر جنوری ۱۹۸۱ء)

چرچ کیلئے مخصوص جگہ پر مسجد احمدیہ بن گئی۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ ر دسمبر ۱۹۸۰ء کو اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں امریکہ کی ریاست ایریزونا میں جس مسجد احمدیہ کے قیام کا ذکر فرمایا تھا اس کے بارے میں مکرم یوسف صاحب قریشی کا ایک وضاحتی نوٹ الفضل مجریہ ۸ ر فروری ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے بتایا ہے کہ ریاست کے شہر ٹوسان میں واقع اس مسجد کے لئے زمین موصوف کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب قریشی مقیم امریکہ نے ۱۶ ہزار ڈالر میں خرید کی تھی جبکہ اس زمین کے مالک کے والد نے ۶۰ سال قبل اسے چرچ کے لئے خریدا تھا مسجد کی تعمیر کے بعد اس کا پھل بھی اللہ تعالیٰ نے دو خاندانوں کی قبولِ احمدیت کی صورت میں عطا کر دیا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ

پندرھویں صدی ہجری کی آٹھویں سرکٹ کانفرنس

مورخہ ۴ ر جنوری ۱۹۸۱ء کو پندرھویں صدی ہجری کی پہلی سرکٹ کانفرنس فری ٹاؤن (سیرالیون) کے قریب گودرچ قصبہ میں منعقد کی گئی۔ ۱۹۶۹ء میں جب اس قصبہ میں احمدیت کی بُنیاد پڑی تو اس وقت بہت مخالفت تھی مگر اب خدا کے فضل سے ایک احمدی دوست مکرم بنگالی تورے۔ نے مسجد کے لئے جگہ پیش کی ہے اور اس سرکٹ میٹنگ کے دوران مسجد احمدیہ کا سنگِ بُنیاد رکھ دیا گیا ہے الحمد للہ میٹنگ میں کثرت سے غیر از جماعت احباب گاؤں کے چیف قبائل کے چیف اور سرکردہ احباب شامل ہوئے یہ قصبہ سمندر کے کنارہ پر ہے اور بفضلہ تعالیٰ اب اس کنارہ تک بھی احمدیت کا پیغام باحسن طریق پہنچ گیا ہے۔ ریڈیو سیرالیون سے اس میٹنگ کے متعلق تین زبانوں میں اعلان شروع ہوا۔

(بحوالہ الفضل جنوری ۸۱ء)

سیرالیون ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ سالانہ ربوہ کا ذکر

امسال جلسہ سالانہ ربوہ پر سیرالیون سے چار احباب جماعت کے علاوہ وزیر مملکت محترم الحاج محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب بھی تشریف لائے اس وفد کی سیرالیون میں واپسی پر ان کی آمد کی خبر اور ان کے انٹرویو تین زبانوں میں نشر ہوئے انٹرویو کے

اس پروگرام کے ذریعہ ملک کے کونے کونے میں مرکزِ احمدیت ربوہ کے سالانہ جلسے کی خبر پہنچ گئی۔ مقامی اخبارات نے ان کی آمد اور جلسہ سالانہ کی خبریں شائع کیں۔ الحمد للہ

(بحوالہ الفضل جنوری ۸۱ء)

مدورائی (تامل ناڈو) میں پانچویں عالمی تامل کانفرنس

مکرم کے۔ ایس۔ او۔ ایم خضر محی الدین صاحب میلا پالیم سے اطلاع دیتے ہیں کہ تامل ناڈو کے ایک بڑے شہر مدورائی میں مورخہ ۴ تا ۱۰ر جنوری پانچویں عالمی تامل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے مختلف ملکوں اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے معززین شہر تشریف لائے نیز تامل زبان کے محقق و شعراء اور تامل زبان کے پنڈت ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔

اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سات افراد پر مشتمل ہمارا ایک وفد مدورائی پہنچا۔ احباب جماعت نے مورخہ ۷ر جنوری کو ہماری روانگی سے پہلے ہی انگریزی لٹریچر کے پیکٹ تیار کر لئے تھے عوام کے لئے پانچ ہزار اشتہارات شائع کرائے گئے تھے اور اس کے علاوہ باہر کے ملکوں کے معززین کی آمد پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے تعارف پر مشتمل تین صد کارڈ بھی شائع کرائے گئے

چنانچہ سب سے پہلے ہم نے سوا دو صد نمائندگان تک یہ کارڈ اور لٹریچر پہنچایا۔ اور پھر عوام میں اشتہارات تقسیم کئے

یہاں کے روزنامہ "Malai Murasu" میں تقسیم لٹریچر اور ظہور امام مہدی سے متعلق خبریں شائع ہوئیں نیز بہ رپورٹ روزنامہ Dina Mani میں بھی دی گئی الحمد للہ خدا کے فضل سے ہماری یہ تبلیغی مہم بہت کامیاب رہی اس مہم میں خاکسار کے ساتھ مکرم محمد علی صاحب مبلغ۔ مکرم عبدالقادر صاحب صدر جماعت مکرم سید احمد صاحب۔ مکرم جمال الدین صاحب مکرم محمد بخاری صاحب اور مکرم عباس علی صاحب نے ہر ممکن مخلصانہ تعاون دیا جزاہم اللہ تعالیٰ۔

سرینگر میں تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سرینگر اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کچھ عرصہ سے سرینگر میں خدمتِ سلسلہ کے لئے متعین کیا گیا ہے چنانچہ خاکسار نے یہاں آتے ہی تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا ہے اور سرینگر کے محلہ جات جواہر نگر اور راج باغ میں جا کر یہ کلاسیں لینا شروع کیں اس کے علاوہ کافی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا ہے اور کچھ فروخت بھی کیا گیا ہے نیز بہت سے لوگوں سے تبادلۂ خیالات کا موقعہ بھی ملا ہے لوگ احمدیہ مشن میں بھی لٹریچر حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

مورخہ ۱۲/۱/۸۱ کو سرینگر کے گوردوارہ چھٹی پادشاہی میں شری گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن کے موقعہ پر خاکسار نے گوردوارے میں تقریر کی جس میں حضرت بابا نانک جی کی تعلیمات اور ایک نہہ کلنک اوتار کی آمد مختلف حوالہ جات کی روشنی میں بیان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریر بہت کامیاب رہی اور اس کو پسند کیا گیا اس کے بعد مختلف لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اس موقعہ پر مکرم محمد ایوب صاحب اور مکرم محمد رمضان صاحب نے بھرپور تعاون کیا اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

کینیڈا میں پیغام حق کی مقبولیت

محترم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صدر جماعت احمدیہ دنی بیگ (کینیڈا) کے نام جناب ٹی۔ پی ڈے (T.P. DAY) پروفیسر دینیات مذاہب یونیورسٹی آف مینی ٹوبا (کینیڈا) کا مکتوب گرامی۔

مکرمی ڈاکٹر قمر صاحب!

مجھے بے حد مسرت اور خلوص کے ساتھ "لائٹ" (جماعت احمدیہ کینیڈا کا سہ ماہی رسالہ) کے تین تازے شمارے موصول ہوئے۔ اسلام کی زندہ تعلیم سے متعلق موجودہ زمانہ کے تمام تمدنوں کا پیغام بہت ہی روح پرور ہے اس سے اسلام اور اس اعلیٰ تعلیم کے بارے میں مجھے بہت ساری مفید معلومات حاصل ہوئیں مجھے سید فضل احمد صاحب (آئی۔ جی۔ پی بہار۔ ناتمل) کی تقریر بعنوان Contributions of Islam to the Science and culture of the world بہت شاندار لگی اس میں اصل حقائق کی بہت گہرائی پائی جاتی ہے اسی طرح چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا مضمون جو Islamic state کے بارے میں ہے بہت غیر معمولی معلومات سموئے ہوئے ہیں اور ایک ہی روح پھونکنے والا ہے۔

میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے میرا خیال رکھتے ہوئے مجھے اتنی معلومات سے نوازا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ کے کام میں مزید برکت پیدا ہو۔ اور آپ کے خالق کا نام بلند ہو"۔

خیر اندیش
ٹی۔ پی۔ ڈے پروفیسر دینیات و مذاہب
یونیورسٹی آف مینی ٹوبا کینیڈا

اچھنبیرہ انٹر کالج میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم ساندھن (علاقہ ملکانہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ر جنوری ۸۱ء کو یوم جمہوریت کے موقع پر شری شیو پرشاد راشٹریہ انٹر کالج اچھنبیرہ میں خاکسار کو بھی آزادی و جمہوریت کے متعلق نظریہ پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اہم موضوع پر مختصر طور پر اسلامی نظریہ پیش کیا۔ اس تقریر کو پسند کیا گیا اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

خاکسار: مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ ساندھن

تروپتی میں امریکن ڈاکٹر "ٹام ڈگن" کو لٹریچر کی پیشکش

مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب فانی ابن مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی بھدرواہی مرحوم مقیم تروپتی (آندھرا) لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۸/۲/۸۱ کو امریکہ سے ایک گروپ سٹڈی ٹیم جس کے لیڈر جناب ڈاکٹر ٹام ڈگن تھے تیروپتی آئی یہ وفد مختلف مقامات پر تقاریر کرتا رہا چنانچہ خاکسار نے وفد کے لیڈر سے ٹیلفون پر ملاقات کا وقت لیا اور وقتِ مقررہ پر خاکسار احمدیت کے بارہ میں لٹریچر لے کر حاضر ہوا اور لٹریچر پیش کر کے قریب دو گھنٹہ تک بات چیت کی اس مجلس میں اس وفد کے علاوہ بھی مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے دوست موجود تھے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔

اس سلسلہ میں یہ امر خوشی کا باعث تھا کہ خاکسار سے پہلے جو دوست بھی وفد سے ملاقات کرنے آئے ان کو صرف آدھ گھنٹہ وقت دیا گیا جبکہ خاکسار کو صرف مذہبی اُمور میں تبادلہ خیالات کی وجہ سے ڈیڑھ گھنٹہ ٹائم مل گیا وفد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کتب کو بہت پسند کیا اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

انسپکٹر جنرل پولیس جموں و کشمیر کی خدمت میں انگریزی قرآن مجید کی پیشکش

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم سرینگر (کشمیر) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱/۸۱ کو جناب پیر غلام حسن شاہ انسپکٹر جنرل پولیس جموں کشمیر کے ڈسٹرکٹ پولیس لائن میں انسپکشن کے لئے تشریف لانے پر خاکسار نے موصوف کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی اور محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کی ایک انگریزی تصنیف کا تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے دلی شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر مکرم ایس۔ ایس پی صاحب سرینگر نے موصوف سے خاکسار کا تعارف بھی کرایا کہ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین

اخبار قادیان!

٥ ـ مورخہ ۱۵/۲/۸۱ کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمور عامہ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید سلسلہ کے کام سے کلکتہ کے لئے اور مورخہ ۱۸/۲/۸۱ کو محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ جمشید پور کے لئے روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو

٥ ـ مورخہ ۱۲/۲/۸۱ سے ۱۸/۲/۸۱ تک مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان کی طرف سے ایک تبلیغی کلاس کا اہتمام کیا گیا جس کا افتتاح صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ روزانہ ایک تقریر ہوتی رہی اس کلاس میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل درج ذیل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر مع ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۳۱: میں رابعہ عرف کنجاما اہلیہ ایم کے عالی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵/۲/۵ ساکن آراپورم ڈاکخانہ ملیان چرنکاڈ ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے ایک ایکڑ ۲۰ سینٹ زمین ہے جس کی مالیت ۱۲۷۵۰/- روپے ہے اس کے علاوہ منقولہ جائیداد میں کچھ زیورات قسم کان کے بندے ہار وغیرہ تقریباً ۳۰ گرام سونا ہے جن کی مالیت تقریباً ۳۲۵۰ روپے ہے مذکورہ دونوں جائیداد ملا کر سولہ ہزار روپے ہوتی ہیں اس مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری مذکورہ بالا زمین سے مجھے ماہوار ۱۰۰/- روپے آمدنی ہے۔ اس ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ اگر کوئی اور آمدنی پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا۔۔۔۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ایم عبدالسلام مبلغ سلسلہ احمدیہ	رابعہ عرف کنجاما	ایم کے عالی
آراپورم ۸۰/۵/۲۷		خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۵۰: میں زہرا بیگم زوجہ غلام حسن خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں منقولہ جائیداد میں صرف ۶ ماشہ تک طلائی اندازاً قیمت ۳۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ فیملی پنشن ماہانہ ۸۰/- روپیہ ہے میں منقولہ جائیداد اور پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی نیز بوقت میرا جو بھی ترکہ ہو گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس کے علاوہ فی الوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد صادق	زہرا بیگم	محمد احمد غوری
سیکرٹری جائیداد حیدرآباد	H.No 25-3-395 حیدرآباد	سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۴۷۱: میں خلیل احمد ضمیر ولد مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۶/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائیداد میں ایک گھڑی جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے نیز ایک ہزار روپے بینک میں جمع ہے میں اپنی اس منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز اس وقت میری ماہوار تنخواہ ۲۰۵/- روپے ماہانہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حمید الدین شمس فاضل	خلیل احمد ضمیر	بشیر احمد ضمیر
مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد	فلک نما حیدرآباد	۹۶/۲/۱۸ فلک نما حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۴۶۴: میں سید بشیر الدین احمد ولد سید مبشر الدین احمد قوم سید پیشہ ملازمت صدر انجمن ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸۰/۹/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۹۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گا) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد گھٹیالیاں	سید بشیر الدین ۸۰/۹/۳۰	محمد شریف گجراتی درویش
درویش	کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان	۸۰-۹-۳۰

وصیت نمبر ۱۴۴۷۶: میں عائشہ بی بی بیوہ محترم ملک محمد ابراہیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۹۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس زیور کوئی نہیں جو تھا خانگی ضروریات کے لئے پینتالیس سال پہلے فروخت کر لیا گیا تھا اور اس وقت اس کی قیمت ۴۰۰/- روپے تھی مجھے میرے بچوں کی طرف سے ماہوار چالیس روپے ملتے ہیں میری کوئی دیگر منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ خاوند مرحوم کی جائیداد ان کا ملکیتی مکان واقع محلہ کریم پورہ بمقام لالہ موسیٰ ضلع گجرات ہے جس میں میرے علاوہ میرے تین بیٹے اور دو بیٹیاں وارث ہیں برائے تقضا مجھے اس کا ۔۔۔۔۔ حصہ پہنچتا ہے اندازاً اس کی قیمت پینتس ہزار روپے ہو گی۔ میں چار صد روپے قیمت زیور اور حصہ جائیداد مذکورہ اور مہر جو پینتی روپے تھا اور آمد چالیس روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

آج یکم فروری ۸۱ء سے مہربانی کر کے میری یہ وصیت نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد بشیر درویش	نشان انگوٹھا	محمود احمد عارف ۸۱/۲/۱
قادیان ۸۱-۲-۱	عائشہ بی بی	درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۷۷: میں سیدہ صغریٰ النساء زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ میرے پاس ایک جوڑی طلائی ٹاپس ہیں جن کا وزن اندازاً تین گرام ہے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ان کی قیمت اس وقت ۴۸۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو میں ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرتی رہوں گی نیز میرا حق مہر مبلغ ۱۲۵/- روپے تھا جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی آمد و جائیداد نہیں ہے اگر اس کے بعد

کوئی جائیداد بناؤں گی یا میرے جیب خرچ میں اضافہ ہوگا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گی میری وفات پر جو جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
غلام قادر درویش	سید صغریٰ النساء بیگم	محمود احمد عارف
قادیان ۱/۱/۸۱	زوجہ بشیر احمد صاحب ۲/۱/۸۱	ناظر بیت المال آمد ۱/۱/۸۱

وصیت نمبر ۱۴۲۷۶ میں ناصرہ بیگم بنت مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی قوم بجراجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد میں صرف ایک عدد پرانی گھڑی ہے۔ جس کی قیمت اوسطاً ۱۵۰/ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ ۷-۲-۸۱	ناصرہ بیگم	بشیر احمد حافظ آبادی
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان		درویش قادیان ۲/۷/۸۱

وصیت نمبر ۱۴۲۸۰ میں امۃ الحفیظ بنت مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی قوم بجراجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد میں صرف ایک عدد پرانی گھڑی ہے جس کی قیمت اوسطاً ۱۵۰/ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا ...

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ	امۃ الحفیظ	بشیر احمد حافظ آبادی
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ۲/۷/۸۱	۷-۲-۸۱	درویش قادیان ۲/۷/۸۱

دعائے مغفرت ونعم البدل

(۱) مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۸۱ء بروز جمعہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ادریس صاحب صدیقی اچانک بیس سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ محمد اسمٰعیل صاحب کانپور کی چھوٹی بہو اور امیر بیگم صاحبہ گونڈہ کی چھوٹی بیٹی تھی۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مرزا وسیم احمد امیر مقامی قادیان

(۲) مکرم دیوان علی صاحب آف چارکوٹ کم بیش ایک سال تک فالج کے مرض میں مبتلا رہ کر مورخہ ۱۲/۲/۸۱ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون قارئین بدر کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت وبلندی درجات کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (۳) خاکسار کے چھوٹے چچا مکرم رفیق صاحب فارسٹ گارڈ کا دوسرا بچہ پیدائش کے چھبیس دن بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل سے نوازے آمین!

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا

○ — برادرم مکرم خواجہ احمد صاحب لنڈن ان دنوں بیمار ہیں اور ان کی اہلیہ اُمید سے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ دے اور صالح اولادِ نرینہ سے نوازے آمین۔

○ — ہمارے چچا مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ اپنی اہلیہ محترمہ کی صحت کاملہ ودرازی عمر اور مسجد کی تعمیر ومقامات مقدسہ کی زیارت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: چوہدری عبدالقدیر ناظر بیت المال خرچ قادیان

○ — مکرم ماسٹر نذیر احمد خان صاحب سرینگر کشمیر ان دنوں اپنے میجر آپریشن کے سلسلہ میں راجہ جی مارگ نئی دہلی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں موصوف مبلغ دس روپے بھجواتے ہوئے تمام بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں اپنی کامل صحت وشفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں (ایڈیٹر بدر)

○ — ہماری مجلس کے دو اراکین برادرم منیر پرویز اور برادرم محمد انس قریشی امسال ہائی سکول کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں خود خاکسار نے امسال ایم۔ اے پرائیویٹ Economics کا داخلہ فارم پر کیا ہے بزرگان واحباب جماعت سے ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد مشاہد قریشی قائد مجلس شاہجہانپور

○ — برادرم مکرم محمد عبدالسلیم صاحب ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا باڈی بلڈر کے مقابلہ میں مسٹر آندھرا کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد اب بفضلہ تعالیٰ "تلنگانہ کمار" کی حیثیت سے شیلڈ حاصل کی ہے اس خوشی میں موصوف مبلغ پچیس ۲۵ روپے بطور شکرانہ ادا کرتے ہوئے مزید ترقیات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: رشید الدین پاشا نائب قائد مجلس حیدرآباد

○ — خاکسار متعلم بی ٹیک ایگریکلچرل انجینئرنگ کے دوسرے ٹرینر کے فائنل امتحان شروع ہو چکے ہیں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: عبدالباسط قمر بقاپوری پنجاب زراعتی یونیورسٹی لدھیانہ

○ — مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم احمد رضا خان صاحب بھاگلپور کی کامل شفایابی اور بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی ان کی ہمشیرہ مشاہدہ خانم صاحبہ ایم اے بی۔ ایڈ کی ٹریننگ میں نمایاں کامیابی نیز ان کے برادران مکرم اعجاز احمد صاحب اور مکرم آفتاب احمد صاحب کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے اسی طرح مکرم عبدالجبار صاحب مونگھیر کی بیٹی سیدہ نصرت آرا کی بی اے فائنل اور بیٹے سید عقیل احمد کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

صفحہ ۸ سے آگے: مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں ○ — مکرم نصیر الدین صاحب ابن مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش جو اپنی والدہ صاحبہ کے ہمراہ شادی کی غرض سے حیدرآباد گئے تھے مورخہ ۲/۲/۸۱ کو دلہن کو ساتھ لے کر قادیان آ گئے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ○ — مورخہ ۲/۲/۸۱ کو مکرمہ شکیلہ محبوب صاحبہ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز سکول قادیان کی بیٹی عزیزہ طیبہ کا امرتسر میں گلے کے ٹانسل کا آپریشن ہوا اور ۱۳/۲/۸۱ کو مکرم عبدالمومن صاحب بنگالی کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب ہر دو مریضان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ○ — یوم مصلح موعود کی خوشی میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان کی طرف سے "اچھلو کودو" کے تحت مختلف ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے یہ پروگرام مورخہ ۲۰/۲/۸۱ سے ۲۲/۲/۸۱ تک جاری رہا مورخہ ۲۲/۲/۸۱ کو بعد نماز مغرب احمدیہ سپورٹس کلب کی طرف سے ایک ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا جس میں سلسلہ کے بزرگان نمائندگان مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ومقامی اور تمام کھلاڑیوں نے شرکت کی تقریب کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد سے محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

رُوح پرور خطاب

پندرھویں صدی ہجری کو شروع ہوئے ابھی صرف دو ماہ گزرے تھے کہ ہمارے قابلِ احترام صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۳ ماہ ربیع الاوّل بمطابق ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء کو حیدرآباد میں وُرود فرما ہوئے۔ اور مقامی خدام کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے محترم موصوف نے اگلے روز مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۱ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں منعقدہ خدام الاحمدیہ حیدرآباد و خدام الاحمدیہ سکندرآباد کے مشترکہ اجلاس کی صدارت فرما کر ہمیں اپنی بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدام الاحمدیہ کے اس خصوصی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ عاجز نے خدام کا عہد دوہرایا۔ نظم خوانی کے بعد مکرم رشید الدین پاشا صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ نے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی اور مکرم مقصود احمد صاحب قائد مجلس سکندرآباد نے اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی الحاج محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب و محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنی تقاریر میں نیک توقعات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم عبد القیوم صاحب زعیم امانت گروپ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اور پھر محترم صدر مجلس نے خدام کو اپنے مشفقانہ خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ نے خدام کو اُن کی اہم ذمہ داریاں یاد دلائیں نیز اس صدی کے استقبال کے لئے دیارِ خلافت سے ہمیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا جو روح پرور نعرۂ توحید عطا ہوا ہے اسے جمیع حاضرین جلسہ کے زبان پر دہرانے کے بعد اس کے حقائق و معارف سے آگاہ فرمایا۔ اس مبارک اور پُرمسرت تقریب کے اختتام کے بعد محترم موصوف خدام الاحمدیہ کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے اعزاز میں مقامی مجلس کی طرف سے عصرانہ پیش کیا گیا۔

۱۷ جنوری کو محترم حضرت میاں صاحب مدراس تشریف لے گئے۔ جہاں دوسرے دن ایک رخصتانہ کی تقریب میں شرکت فرما کر دُعا فرمائی۔ اور مورخہ ۲۰ جنوری کو حیدرآباد مراجعت فرما ہوئے۔ یہاں ۲۲ جنوری کو محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی دختر کے رخصتانہ کی تقریب میں اپنے رُوح پرور خطاب کے بعد اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کروائی۔ ۲۳ جنوری کے منعقدہ ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے بعد دوسرے دن ۲۴ جنوری کی صبح بوقت ۷-۵۰ بجے بذریعہ طیارہ محترم موصوف حیدرآباد سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ خاکسار قائد مجلس، مکرم نائب قائد صاحب، امراء جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد سکندرآباد، اور دیگر اور بہت سے دیگر احباب جماعت نے ایروڈرم پہنچ کر محترم موصوف کو اپنی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

خاکسار: محمد ظفر عبد الباسط
قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

قادیان میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ — بقیہ صفحہ اوّل

انسان بنانے کے لئے مبلغین بھیجے جنہوں نے اُن اسیروں کو اسلام و احمدیت کی طرف کھینچ کر بُت پرستی وغیرہ کی قید سے آزاد کر دیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اپنے

صدارتی خطاب

میں فرمایا کہ جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عہدِ رسالتؐ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مجالس منعقد کیا کرتے تھے اسی طرح آج ہم اُس مصلح موعودؓ کی باتیں کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں جس کے ذریعہ عظمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمتِ مسیح موعود علیہ السلام دُنیا میں ظاہر ہوئی۔ تاکہ ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر پورا اور پختہ ایمان پیدا ہو۔

آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت کا ہر دن اس نشان (پیشگوئی مصلح موعودؓ) کو پورا کر کے اس کی عظمت کو ظاہر کرتا تھا۔ کیونکہ اس پیشگوئی سے خدا تعالیٰ کے قُرب کا اظہار اور خلافت کی عظمت و اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ جب تختِ خلافت پر سرفراز فرمائے گئے تو آپ کی عمر ۲۵ سال تھی۔ مخالفین نے سمجھا اب اس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے جو قادر ہے اس نے ان لوگوں کے خیالات کے برعکس جماعت کو ترقی ہی ترقی دی۔ آپ نے فرمایا کہ آج میں پیشگوئی مصلح موعود کے اُن الفاظ کی طرف کہ "اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔" توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ اپنا قادر ہونا ثابت فرمایا۔ کیونکہ اس کا ہر امر تو کُن کہنے سے ہو جایا کرتا ہے۔ اور بظاہر حالات مختلف ہوتے ہیں مگر اُس کے کُن کہنے سے حالات اس کے امر کے موافق کر دیئے جاتے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی مبارک زندگی ہمارے سامنے اسی حقیقت کا ایک واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نامساعد حالات کے ہوتے ہوئے آپ کے بابرکت عہدِ خلافت میں جماعت کو ہر شعبۂ عمل پر کیسی کیسی عظیم الشان ترقیات سے نوازا۔ آخر میں محترم موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت سے متعلق متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے بعد ازاں اجتماعی دُعا کے ساتھ ٹھیک پونے بارہ بجے یہ مبارک مجلس برخاست ہوئی۔ اجلاس میں پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ بابرکت نظامِ خلافت سے وابستہ رکھے آمین۔

بُدیرِ "قومی آواز" لکھنؤ کا مکتوب — بقیہ صفحہ (۵)

اور بطور تحفہ اپنے ادب پاروں کا ایک سیٹ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔

اس موقعہ پر محترم حیات اللہ انصاری صاحب کی قادیان میں آمد کا ایک مقصد جماعتِ احمدیہ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنا بھی تھا۔ مگر افسوس کہ یہاں اپنے مختصر سے عرصۂ قیام کے دوران ہنگامی مصروفیات کی بناء پر موصوف کو اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے مناسب وقت نہیں مل سکا جس کا اظہار کرتے ہوئے موصوف اپنے مکتوب بنام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان محررہ ۱۶ فروری ۱۹۸۱ء میں رقمطراز ہیں کہ :-

"جس زمانہ میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے وہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک اہم دَور ہے۔ میرا جی چاہتا تھا کہ اس کا مطالعہ کروں اور آپ کے ہاں کی لائبریری دیکھوں۔ مگر وقت بہت تنگ تھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ پھر کبھی موقعہ ملے۔"

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم جناب انصاری صاحب کی اس دِلی خواہش کی تکمیل کے اسباب مہیا کرے اور جملہ نیک مقاصد میں فائز المرامی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
مکھنیا بازار - کانپور (یو - پی)

پائیدار بہترین ڈنلپ ڈیزائن پرلیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.

آٹو ونگس

غلبۂ اسلام کا عظیم الشان منصوبہ۔ صد سالہ جوبلی

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی میں شامل ہونے والے احبابِ جماعت کا جذبۂ قربانی قابلِ تعریف ہے۔ جنہوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ اس عظیم الشان تحریک کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ ایسے مخلصین جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں وعدہ لکھوایا ہے وہ سالانہ اقساط کی صورت میں اس کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ کریں۔ اور جن احباب نے اس عظیم الشان تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصّہ نہیں لیا وہ حسبِ استطاعت اس مد میں وعدہ کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کے رزق اور اموال میں خیر و برکت عطا فرمائے اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دُعا اُن کے حق میں قبول فرمائے کہ ؎

کریما صد کرم کن برکسے کہ ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

چندہ نشر و اشاعت

نظارت دعوت و تبلیغ مختلف زبانوں میں زمانہ حال کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کثیر لٹریچر شائع کراتی ہے۔ اور صوبائی زبانوں میں بھی لٹریچر کی اشاعت کے لئے جماعتوں کی امداد کرتی ہے۔ یہ سب اخراجات امانت نشر و اشاعت سے کئے جاتے ہیں۔ اور ہر سال قریباً ایک لاکھ روپیہ اشاعتِ لٹریچر کے لئے درکار ہوتا ہے۔ اور ترسیلِ لٹریچر پر بھی کافی اخراجات ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب اور جماعتیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعتیں عطا فرمائی ہیں اور لازمی چندہ جات باشرح ادا کر رہے ہوں وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ و غلبۂ اسلام کے کاموں میں جو اشاعتِ لٹریچر کے ذریعہ ہو رہا ہے نظارت دعوت و تبلیغ کے ساتھ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور امانت "نشر و اشاعت" میں عطیات بھجوائیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اموال، کاروبار اور رزق میں اللہ تعالےٰ برکت ڈالتا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان برائے انتخاب لجنات بھارت

تمام لجنات کو ماہ اگست میں انتخابات کروانے کے لئے سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ لیکن ابھی تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے انتخاب وصول نہیں ہوئے۔ براہِ مہربانی مندرجہ ذیل لجنات جلد از جلد اپنا انتخاب کروا کر صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں:-

لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ کانپور۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ رانچی۔ ساگر۔ امروہہ۔ بھوبنیشور۔ پینکال۔ کوڈالی۔ اسلام آباد۔ (نیچ بہاڑہ) اودے پور کٹیا۔ غازی پور۔ سرونیا گاؤں۔ راٹھ۔ شادنگر۔ برلیشہ۔ بڈھانوں۔ سکرا۔ غنچہ پاڑا۔ کوسٹ پلہ۔ رسول پور۔ بھرت پورہ۔ خانپور ملکی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

★ — مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی ★ — مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی رائے گڑھ (اڑیسہ) اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے ★ — مکرم محمد یوسف علی صاحب بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے تمام بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

مالی تحریکات

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رُکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے۔ جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو (لڑکے لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ اور اُن کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

صدقات

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا عمل پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو، صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

سپاسِ تعزیت اور درخواستِ دعا

میرے خاوند مرحوم محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی المناک شہادت پر بہت سے احباب کی طرف سے مجھے اور میرے بچوں کو تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں سب کی خدمت میں فرداً فرداً جواب ارسال کرنا تو شاید ہمارے لئے ممکن نہ ہو لہذا بذریعہ اعلان ہذا میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں بچیوں کی طرف سے اُن سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے پورے خاندان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے اور صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا وہ خود متکفل اور مددگار رہو۔ آمین۔

(۱) — میرے دیور چوہدری مسعود احمد صاحب چیمہ (پاکستان) جو میرے خاوند کے ساتھ حادثہ میں سخت زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے تھے اب خدا کے فضل سے کافی صحت یاب ہیں ان کو ابھی اپنے بھائی کی وفات کا علم نہیں۔ اور نہ ہی بتایا گیا ہے چونکہ چوٹ صرف سر پر ہے اس لئے خصوصی دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذہن کو پہلے جیسا کر دے اور کامل صحت عطا فرمائے۔

(۲) میرے بہنوئی چوہدری نور احمد صاحب چیمہ (پاکستان) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ان کی کامل صحت کیلئے درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار: اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم